تھی۔ عربی میں ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی کتاب "الوثائق السیاسیۃ" بڑی محققانہ ہے۔ لیکن اول تو وہ عربی میں ہے اور پھر متوسط درجہ کی استعداد کے لوگ اس سے مستفید نہیں ہو سکتے؛ اس بنار پر لائق مؤلف نے یہ کتاب مرتب کر کے بڑی اہم خدمت انجام دی ہے۔ اس میں سرورِ کونین کے وہ مکاتیب گرامی جو آپ نے دعوتِ اسلام کے سلسلہ میں مختلف بادشاہوں۔ سردارانِ قبائل اور دوسرے لوگوں کو ارسال فرمائے تھے اور جو معاہدات مختلف قبیلوں سے وقتاً فوقتاً کیے تھے ان سب کو اُردو کے لباس میں یکجا کر دیا ہے۔ زبان سلیس و شگفتہ اور عام فہم ہے ہر مکتوب گرامی یا معاہدۂ سامی سے پہلے مکتوب الیہ اور اس کے مقامی و جغرافیائی حالات لکھے ہیں اس سے جو نتیجہ نکلتا ہے اُس کو بیان کیا ہے۔ اعراب کے ذریعہ اسمار و اعلام کے صحیح تلفظ کو متعین کیا ہے اس سلسلہ میں ص ۱۲۰ پر سی بخت کو مُرزبان لکھا ہے حالانکہ یہ اصل میں فارسی کا لفظ ہے اور اُس کی ترکیب مرز + بان ہے اس لئے میم بالفتح ہے۔ بہرحال اس بہت ہی معمولی سی فرو گذاشت سے قطع نظر کتاب دینی اور تاریخی دونوں حیثیتوں سے بڑی قابلِ قدر ہے شروع میں متعدد نامہائے گرامی کے فوٹو بھی ہیں جن کو دیکھ کر دل میں نور اور آنکھوں میں سرور پیدا ہوتا ہے۔ مسلمانوں کا کوئی گھر اس کتاب سے خالی نہ ہونا چاہیئے۔

المنتخبات العربیہ (قسم النظم) تقطیع خورد ضخامت ۹۶ صفحات کتابت وطباعت بہتر قیمت عہ/ پتہ:۔ عثمانیہ بک ڈپو ۱۴/۱ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۱۔

یہ مجموعہ جو عہد جاہلیت سے لے کر عہد حاضر تک کے شعرائے عربی کے کلام کے قرن بقرن انتخاب پر مشتمل ہے مدرسہ عالیہ کلکتہ کے دو لکچرر مولانا محبوب الرحمٰن اور مولانا ابو محفوظ الکریم معصومی نے مغربی بنگال مدرسہ ایجوکیشن بورڈ کے امتحان عالم کے لئے بڑی قابلیت سے مرتب کیا ہے۔ حاشیہ میں ہر شاعر پر ایک تعارفی نوٹ اور مشکل الفاظ کا حل عربی زبان میں دیا گیا ہے۔ پھر انتخاب ایسا ہے کہ ہر قرن کے شاعروں اور ہر صنف شاعری کا نمونہ اس میں آ گیا ہے جس سے طالب علم کو یہ فائدہ ہو گا کہ اس ایک انتخاب کے ذریعہ عربی شاعری کے پورے ذخیرہ سے یک گونہ مناسبت پیدا ہو جائے گی

یہ انتخاب اس لائق ہے کہ مدارسِ عربیہ اور یونیورسٹیاں نصاب میں شامل کر کے اس سے فائدہ اٹھائیں۔

نوائے آزادی تقطیع متوسط ضخامت ۳۹۹ صفحات ٹائپ خوبصورت اور جلی کاغذ اعلیٰ

قیمت للعہ، چار روپیہ پتہ :- مکتبۂ جامعہ لمیٹڈ۔ جامعہ نگر نئی دہلی۔ یا پرنسس بلڈنگ بمبئی ۳

تقسیم سے پہلے چوں کہ اُردو زبان ہی ملک کی عوامی زبان تھی اس بنا پر جو تحریک بھی ملک میں شروع ہوتی تھی اُس کے متعلق تحریک کے زعماء اسی زبان میں تقریریں کرتے تھے۔ مضامین بھی زیادہ تر اسی میں شائع ہوتے تھے اور شعرا بھی اپنے جذبات و خیالات اسی زبان میں ظاہر کرتے تھے۔ چنانچہ جہاں تک تحریکِ آزادی کا تعلق ہے اُس کی نسبت اُردو نثر و نظم میں اتنا بڑا ذخیرہ موجود ہے کہ اگر تلاش و تفحص کے بعد اُس سب کو یک جا شائع کیا جائے تو بے شبہ کئی ضخیم مجلدات تیار ہو سکتے ہیں زیرِ تبصرہ کتاب اسی سلسلہ کی ایک کوشش ہے جو ۱۸۵۷ء کی پہلی جنگِ آزادی سے حصولِ آزادی تک کے لٹریچر پر مشتمل ہے ظاہر ہے کہ کل چار سو صفحات کی کتاب میں یہ پورا لٹریچر نہیں سما سکتا، تاہم جو مضامین، تقریریں اور نظمیں و مراسلات اس میں موجود ہیں وہ خود مستقل نادریت کے حامل ہیں اور اس اعتبار سے یہ کتاب تاریخی اور ادبی دونوں حیثیتوں سے لائق مطالعہ ہے اور اس سے تحریکِ آزادی میں اردو کی اہمیت پر کافی روشنی پڑتی ہے۔

تاریخ ملت کا گیارھواں حصّہ

سلاطینِ ہند

جلد دوم

اس جلد میں سلاطینِ کشمیر، شاہانِ گجرات، سلاطینِ بہمنیہ، عماد شاہی، قطب شاہی عادل شاہی وغیرہ مملکتوں کے ساتھ شاہانِ مغلیہ، ظہیر الدین بابر سے لے کر بہادر شاہ ثانی کے زمانے تک کے حالات بیان کیے گئے ہیں، تاریخ ملت کا یہ سلسلہ جامعیت اور اختصار کے ساتھ استناد و اعتبار کے لحاظ سے بہترین سمجھا گیا ہے، کتاب کی یہ جلد ابھی ابھی پریس سے آئی ہے۔

قیمت غیر مجلد تین روپے آٹھ آنے۔

مجلد تین روپے بارہ آنے۔